

خدا کا جاننا - موجود حالات میں ابدی زندگی کا ذریعہ کرسمس ۲۰۱۱

بائبل کا خدا ہم سے ہم کلام ہوا تاکہ ہم اپنی زندگی میں اپنے مقصد کو اپنی فطرت کو، اور اپنے مسائل کو اور اس کی مرضی اور اس کے اختیار کو اپنی زندگیوں میں جان سکیں اس نے ہمیں محض وجود ہی عطا نہیں کیا بلکہ اُس نے ہمیں حقیقی اور ابدی زندگی بھی عطا کی ہے۔

پولس کی طرف سے جو خدا کا بندہ اور یسوع مسیح کا رسول ہے۔ خدا کے برگزیدوں کے ایمان اور اُس حق کی پہچان کے مطابق جو دینداری کے موافق ہے۔ (طس ۱ باب ۲ آیت) اور جس کا اُس نے ہم سے وعدہ کیا وہ ہمیشہ کی زندگی ہے۔

خدا نے ہمیں بلایا اور پچایا ہے تاکہ ہم پاک زندگی گزاریں اُس نے ایسا اس لئے نہیں کیا کہ ہم اُس کے حق دار تھے بلکہ اس لئے کہ یہ اُس کا ازلی منصوبہ تھا کہ یسوع کے ذریعہ اپنا فضل ہم پر ظاہر کرے اُس نے یسوع کے ذریعے اپنا منصوبہ واضح کیا۔

اور ایمان کے کلام پر جو اس کی تعلیم کے موافق ہے قائم ہو تاکہ صحیح تعلیم کے ساتھ نصیحت بھی کر سکے اور مخالفوں کو قائل بھی کر سکے۔ کیونکہ بہت سے لوگ سرکش اور بیہودہ گو اور دغا باز ہیں خاص کر مثنویوں میں سے۔ (طس ۱ باب ۹ سے ۱۰)

ایک مصنف یوحنا ۱۰ باب ۱۰ آیت کو وسیع معنوں میں یوں بیان کرتا ہے۔

چور نہیں آتا مگر چورانے اور مار ڈالنے اور ہلاک کرنے کو۔ میں اس لئے آیا کہ وہ زندگی پائیں اور کثرت سے پائیں۔

یسوع اپنی بھیڑوں کو نجات (تندرستی) دیتا ہے یہی اُس کا مقصد تھا کہ اس شفا تک اُس کی مفت رسائی ہو تاکہ بھر پور زندگی بسر کریں اس کی محافظت کے سائے میں اُس کے فضل کے تحت وہ دی جانے والی بہترین زندگی کا تجربہ کر سکتے ہیں۔

یوحنا نے ابدی زندگی کے بارے میں جس بات پر زور دیا ہے اُس کا بیان نئی پہچان بخشتا ہے یسوع زندگی کو نئے معنی عطا کرتا ہے اس لئے یسوع مکمل تسلی اور رہنمائی دیتا ہے۔

میں ہی اپنے گلہ کو چراؤنگا اور اُن کو لٹاؤنگا خداوند خدا فرماتا ہے۔ (حزقی ایل ۳۴ باب ۱۵ آیت)

یسوع ہمارے درمیان رہا اور ہم نے ابدی زندگی اُس کی زندگی میں دیکھی اُس کے کردار اور کلام نے اور وہ گواہی یہ ہے کہ خدا نے ہمیں ہمیشہ کی زندگی بخشی اور یہ زندگی اُس کے پیٹے میں ہے۔ (ا۔ یوحنا ۵ باب ۱۱ آیت)

ہم اُس کی گواہی دیتے ہیں جو ازل سے تھا جسے ہم نے سنا، ہم نے دیکھا ہم نے اُسے اپنی آنکھوں سے دیکھا اور اپنے ہاتھوں سے اُسے چھوا، وہ زندگی کا کلام ہے۔ یہ زندگی ظاہر ہوئی اور ہم نے اُسے دیکھا اُس کی گواہی دیتے ہیں اور اسی ہمیشہ کی زندگی کی تمہیں خبر دیتے ہیں جو باپ کے ساتھ تھی اور ہم

پر ظاہر ہوئی جو کچھ ہم نے دیکھا اُس کی گواہی ہے۔ کہ وہ ہمیشہ کی زندگی ہے وہ خدا کے ساتھ تھا اور اب ہم پر ظاہر ہوا ہے۔

یہ زندگی ظاہر ہوئی اور ہم نے اُسے دیکھا اور اُس کی گواہی دیتے ہیں اور اسی ہمیشہ کی زندگی کی تمہیں خبر دیتے ہیں جو باپ کے ساتھ تھی اور ہم پر ظاہر ہوئی۔ (۱۔ یوحنا باب ۲ آیت)

آخری حصے پر مصنف اپنی رائے یوں دیتا ہے۔

یوحنا کی انجیل اور یوحنا کے خط میں ایک بات مشترک ہے (باقی خطوط میں بھی ایسا ہی ہے) یوحنا دیکھنے، سننے یہاں تک کہ جسم میں محسوس کرنے کا بیان کرتا ہے۔ دونوں کتابوں میں وہ ہمیں بتاتا ہے جس کا ہم نے تجربہ کیا وہ کلام اور ابدی زندگی ہے۔

زندگی کا کلام جو ابدیت میں باپ کے روبرو رفاقت میں تھا انسانی جسم میں ظاہر ہو کر اس دنیا میں آیا۔ یہ تجربہ اس قدر یاد گار تھا کہ اُس نے زندگی بدل دی یوحنا جیسے شخص نے انجیل لکھتے وقت فعل (گرامر) کا صحیح استعمال کیا اور لکھا:

جو کچھ ہم نے دیکھا اور سنا ہے۔

یوحنا نے اپنے اس بیان سے یہ بات واضح کی ہے کہ شاگردوں نے خدا کو اس کے پیٹے یسوع کی صورت میں جسم میں دیکھا وہ مجسم خدا تھا اور خدا اُن کے درمیان رہا۔

جب بیٹے کا وقت پورا ہوا تو باپ اور بیٹے کی رفاقت بھی مکمل ہوئی اس لئے یسوع کو سننا۔ خدا سننا ہے۔ جیسا ہم یوحنا ۱۴ باب ۱۰ سے ۲۴ میں پڑھتے ہیں۔

کیا تو یقین نہیں کرتا کہ میں باپ میں ہوں اور باپ مجھ میں ہے؟ یہ باتیں جو میں تم سے کہتا ہوں اپنی طرف سے نہیں کہتا لیکن باپ مجھ میں رہ کر اپنے کام کرتا ہے۔ میرا یقین کرو کہ میں باپ میں ہوں اور باپ مجھ میں۔ نہیں تو میرے کاموں ہی کے سبب سے میرا یقین کرو۔ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جو مجھ پر ایمان رکھتا ہے یہ کام جو میں کرتا ہوں اور وہ بھی کریگا بلکہ اُن سے بھی بڑے کام کریگا کیونکہ میں باپ کے پاس جاتا ہوں۔ اور جو کچھ تم میرے نام سے چاہو گے میں وہی کرونگا تاکہ پاب بیٹے میں جلال پائے۔ اگر میرے نام سے مجھ سے کچھ چاہو گے تو میں وہی کرونگا۔ اگر تم مجھ سے محبت رکھتے ہو تو میرے حکموں پر عمل کرو گے۔ اور میں باپ سے درخواست کرونگا تو وہ تمہیں دوسرا مددگار بخشے گا کہ ابد تک تمہارے ساتھ رہے۔ یعنی روحِ حق جسے دنیا حاصل نہیں کر سکتی کیونکہ نہ اُسے دیکھتی ہے اور نہ جانتی ہے تم اُسے جانتے ہو کیونکہ وہ تمہارے ساتھ رہتا ہے اور تمہارے اندر ہو گا۔ میں تمہیں یتیم نہ چھوڑو گا۔ میں تمہارے پاس آؤنگا۔ تھوڑی دیر باقی ہے کہ دنیا مجھے پھر نہ دیکھے گی مگر تم مجھے دیکھتے رہو گے۔ چونکہ میں جیتا ہوں تم بھی جیتے رہو گے۔ اُس روز تم جانو گے کہ ہم میں اپنے باپ میں ہوں اور تم مجھ میں اور میں تم میں۔ جسکے پاس میرے حکم ہیں اور وہ اُن پر عمل کرتا ہے وہی مجھ سے محبت رکھتا ہے اور جو مجھ سے محبت رکھتا ہے وہ میرے باپ کا پیارا ہو گا اور میں اُس سے محبت رکھوں گا اور اپنے آپ کو اُس پر ظاہر کرونگا۔

اُس یہوداہ نے جو اسکریوتی نہ تھا اُس سے کہا اے خداوند کیا ہوا کہ تو اپنے آپ کو ہم پر تو ظاہر کیا چاہتا ہے مگر دنیا پر نہیں؟۔ یسوع نے جواب میں اُس سے کہا اگر کوئی مجھ سے محبت رکھے تو وہ میرے کلام پر عمل کرے گا اور میرا باپ اُس سے محبت رکھے گا اور ہم اُس کے پاس آئینگے اور اُس کے ساتھ سکونت کریں گے۔ جو مجھ سے محبت نہیں رکھتا وہ میرے کلام پر عمل نہیں کرتا اور جو کلام تم سنتے ہو وہ میرا نہیں بلکہ باپ کا ہے جس نے مجھے بھیجا۔

جس نے مجھے دیکھا اُس نے باپ کو دیکھا

(یوحنا ۱۴ باب ۸ سے ۱۰) اُسے جاننا باپ کو جاننے کے برابر ہے۔

بیٹا اور باپ ایک ہیں وہ ایک دوسرے میں ہیں یسوع نے باپ کو مکمل طور ظاہر کیا اس لئے کہ وہ اس کے ساتھ مکمل اتحاد میں تھا اُسکے ساتھ تھا اس لئے شاگردوں کا یسوع کو جاننا ایسا ہے اُنہوں نے باپ یعنی خدا کو جانا ہے۔

بنیادی بات وہ دورانیہ نہیں (جو ہمیشہ کی زندگی اور ابتدا میں ہے) یہ تو زندگی کا آغاز ہے۔ یسوع ہی ہمیشہ کی زندگی ہے۔ ۱۔ یوحنا ۵ باب ۲۰ آیت

اور یہ بھی جانتے ہیں کہ خدا کا بیٹا آگیا ہے اور اُس نے ہمیں سمجھ بخشی ہے تاکہ اُس کو حقیقی ہے جانیں اور ہم اُس میں جو حقیقی ہیں یعنی اُس کے بیٹے یسوع مسیح میں ہیں۔ حقیقی خدا اور ہمیشہ کی زندگی یہی ہے۔

ابدی زندگی، زندگی کی روحانی خاصیت ہے جو خدا ہر ایک ایمان دار کو عطا کرتا ہے اپنے یسوع بیٹے
یسوع مسیح کے وسیلے سے یوحنا ۳ باب ۱۲ آیت

جب میں نے تم سے زمین کی باتیں کہیں اور تم نے یقین نہیں کیا تو اگر میں تم سے آسمان کی
باتیں کہوں تو کیونکر یقین کرو گے؟

چونکہ تو نے اُسے ہر بشر پر اختیار دیا ہے تاکہ جنہیں تو نے اُسے بخشا ہے اُن سب کو وہ ہمیشہ کی
زندگی دے۔ اور ہمیشہ کی زندگی یہ کہ وہ خدایِ واحد اور برحق کو اور یسوع مسیح کو جسے تو نے بھیجا
ہے جانے۔ (یوحنا ۱۷ باب ۲، ۳ آیت)

یہ نہیں کہ زندگی لافانی ہو جاتی ہے لیکن ہم باپ کے ساتھ رفاقت میں شریک ہو جاتے ہیں لافانی
اور ہمیشہ کی زندگی خدا کو جاننے سے ملتی ہے۔

یسوع نے یہ باتیں کہیں اور اپنی آنکھیں آسمان کی طرف اٹھا کر کہا اے باپ! وہ گھڑی آ پُہنچی۔ اپنے
بیٹے کا جلال ظاہر کر تاکہ بیٹا تیرا جلال ظاہر کرے۔ چونکہ تو نے اُسے ہر بشر پر اختیار دیا ہے تاکہ
جنہیں تو نے اُسے بخشا ہے اُن سب کو وہ ہمیشہ کی زندگی دے۔ اور ہمیشہ کی زندگی یہ کہ وہ خدایِ
واحد اور برحق کو اور یسوع مسیح کو جسے تو نے بھیجا ہے جانے۔ (یوحنا ۱۷ باب ۱-۳ آیت)

خدا باپ کو جانا جاسکتا ہے۔ اور ہم اُسے جان سکتے ہیں یسوع مسیح کو جان کر جس طرح اُس نے اپنے
آپ کو ظاہر کیا۔ پرانے عہد نامے میں ہم خدا کے وعدوں کے ذریعے اُسے جانتے اور پہچانتے ہیں اُن

میں سے دو وعدوں کا مرکز آنے والے مسیح یسوع ہیں۔ یسعیاہ ۱۱ میں ہم مسیح کی پیشنگوئی کے ذریعے خدا کو پہچانتے ہیں۔

ایک مفسر کا بیان ہے۔

ان آیات میں ’’تنے‘‘ کا کام اور کردار بیان کیا گیا ہے۔

اور خداوند کی روح اُس پر ٹھہریگی روح اُسے حکمت اور خرد سے بھر دے گی (یسوع کے بہتسمہ کے وقت ہم دیکھتے ہیں)

اور یسوع بہتسمہ لے کر فی الفور پانی کے پاس سے اوپر گیا اور دیکھو اُس کے لئے آسمان کھل گیا اُس نے خدا کے روح کو کبوتر کی مانند اُترتے اور اپنے اوپر آتے دیکھا اور دیکھو آسمان سے یہ آواز آئی کہ یہ میرا پیارا بیٹا ہے جس سے میں خوش ہوں۔ (متی ۳ باب ۱۶-۱۷ آیت)

حکمت۔۔۔ خرد۔۔۔ مصلحت، قدرت۔۔۔ معرفت اور خداوند کے خوف کو۔۔۔ روح کے یہ تمام کام یسوع مسیح کے کردار کو واضح کرتے ہیں۔ اس کی حکمت، خرد، مصلحت، معرفت کے باعث وہ عجیب مشیر ہے۔

اس لئے ہمارے لئے ایک لڑکا تولد ہوا ہم کو ایک بیٹا بخشا گیا اور سلطنت اُسے کندھے پر ہو گی وہ عجیب مشیرِ خدایِ قادرِ ابدیت کا باپ سلامتی کا شہزادہ ہو گا۔ (یسعیاہ ۹ باب ۶ آیت)

اُس کے کردار کی خوبی خداوند کے خوف میں ہے۔

اور اُس کی شادمانی خداوند کے خوف میں ہو گی اور وہ نہ اپنی آنکھوں کے دیکھنے کے مطابق انصاف کرے گا اور نہ اپنے کانوں کے سننے کے موافق فیصلہ کرے گا۔ (یسعیاہ ۱۱ باب ۳ آیت)

اُس کے لوگوں کو بھی ایسا ہی ہونا چاہیے۔ خدا کا خوف یہی ہے کہ اُس کے آواز کا جواب دیا جائے اُس پر ٹوکل کیا جائے اُس کی تابع داری ہو اُس کی ستائش ہو (دلچسپ بات یہ ہے) کہ تین اشخاص یعنی تثلیث کا ذکر ان آیات میں ہے۔ مسیح یسوع وہی کچھ کرتا ہے جو خدا باپ چاہتا ہے کہ وہ کرے مذہبی راہنماؤں میں یہ اختلاف جو یسعیاہ کے زمانے میں نظر آیا تھا وہ اس بات سے لا تعلق تھے کہ خدا کا کلام کیا ہے۔

وہ میرے کوہ مقدس پر نہ ضرر پہنچائینگے نہ ہلاک کرینگے کیونکہ جس طرح سمندر پانی سے بھرا ہے اُسی طرح زمین خدا کے عرفان سے معمور ہوگی۔ (یسعیاہ ۱۱ باب ۹ آیت)

اس لئے میں اُن کو اُس بھوسے کی مانند جو بیابان میں اڑتا پھرتا ہے تتر بتر کرونگا۔ (یرمیاہ ۱۳ باب ۳۴ آیت)

پس جس صورت میں کہ لڑکے خون اور گوشت میں شریک ہیں تو وہ خود بھی اُن کی طرح اُن میں شریک ہوا تاکہ موت کے وسیلہ سے اُس کو جسے موت پر قدرت حاصل تھی یعنی ابلیس کو تباہ کر دے۔ (عبرانیوں ۲ باب ۴ آیت)

یہ زیادہ اہم ہے کہ لوگ عملی طور پر خدا کو جانیں۔ اس سے مراد یہی ہے کہ لوگ خدا کو اُس کے کلمے اور اصولوں کو جانیں، مسیحا۔۔۔ یسی کے تنے کی جڑ

(حزقی ایل ۱۴ باب ۹-۱۶ آیت)

اور اگر بنی فریب کھا کر کچھ کسے تو میں خداوند نے اُس بنی کو فریب دیا اور میں اپنا ہاتھ اُس پر چلاؤنگے اور اُسے اپنے اسرائیلی لوگوں میں سے نابود کر دوںگا۔ اور وہ اپنی بدکرداری کی سزا کی برداشت کرینگے بنی کی بدکرداری کی سزا ویسی ہی ہوگی جیسی سوال کرنے والے کی بدکرداری کی۔ تاکہ بنی اسرائیل پھر مجھ سے بھٹک نہ جائیں۔ اور اپنی سب خطاوں سے پھر اپنے آپ کو ناپاک نہ کریں بلکہ خداوند خدا فرماتا ہے کہ وہ میرے لوگ ہوں اور میں اُن کا خدا ہوں۔ اور خداوند کا کلام مجھ پر نازل ہوا۔ اے آدم زاد جب کوئی ملک سخت خطا کر کے میرا گنہگار ہو اور میں اپنا ہاتھ اُس پر چلاؤں اور اُس کی روٹی کا عصا توڑ ڈالو اور اُس میں قحط بھیجوں اور اُس کے انسان اور حیوان کو ہلاک کروں۔ تو اگرچہ یہ تین شخص نوح اور دانی ایل اور ایوب اُس میں موجود ہوں تو بھی خداوند خدا فرماتا ہے کہ وہ اپنی صداقت سے فقط اپنی ہی جان بچائیں گے۔ اگرچہ میں کسی ملک میں مُہلک درندے بھیجوں کہ اُس میں گشت کر کے اُسے تباہ کریں اور وہ یہاں تک ویران ہو جائے کہ درندوں کے سبب سے کوئی اُس میں سے گزر نہ سکے۔ تو خداوند خدا فرماتا ہے کہ مجھے اپنی حیات کی قسم اگرچہ یہ تین شخص اُس میں ہوں تو بھی وہ نہ بیٹھوں کو بچا سکیں گے اور نہ بیٹیوں کو فقط وہ خود ہی بچینگے اور ملک ویران ہو جائیگا۔

مسیح نے بھی اسی بات کی جانب اشارہ کیا۔ ہم پڑھتے ہیں لوقا ۲۹ باب ۱۳ آیت میں

اور ابرہام کے بارے میں پڑھتے ہیں تمام اقوام اس کے وسیلہ سے برکت پائیں گی۔

جو تجھے مبارک کہیں اُن کو میں برکت دوں گا اور جو تجھ پر لعنت کریں اُس پر میں لعنت کروں گا اور

زمین کے سب قبلے تیرے وسیلے سے برکت پائیں گے۔ (پیدائش ۱۲ باب ۳ آیت)

یرمیاہ ۳۱ میں ہم پڑھتے ہیں، خدا اسرائیل کے ساتھ نئے عہد کا وعدہ کرتا ہے۔ یہ وعدہ یسوع کے

جسم اختیار کرنے اُسکے صلیب پر جان دینے کا ہے تمام اقوام اُس وعدے کے تحت برکت پاتی ہیں۔

مفسرین بیان کرتے ہیں، ان برکات کا حصول روح القدس خدا باپ اور زندہ مسیح کے وسیلے سے ہے۔

نئے عہد کے نتیجے میں پوری دنیا نے خدا کے بارے میں جانا موسیٰ کے عہد میں لوگوں کو یہ تاکید کی

گئی تھی کہ وہ اپنے بچوں کو یہ باتیں سیکھائیں۔

استثنا ۶ باب ۴ سے ۹، ۱۱، ۱۹

تو اپنے سارے دل اور اپنی ساری جان اور اپنی ساری طاقت سے خداوند اپنے خدا سے محبت رکھ۔ اور

یہ باتیں جن کا حکم آج میں تجھے دیتا ہوں تیرے دل پر نقش رہیں۔ اور تو اُن کو اپنی اُدلاد کے ذہن

نشین کرنا اور گھر بیٹھے اور راہ چلتے اور لیٹتے اور اُٹھتے وقت اُن کا ذکر کیا کرنا۔ اور تو نشان کے طور پر

اُن کو اپنے ہاتھ پر باندھنا اور وہ تیری پیشانی پر ٹیکوں کی مانند ہوں۔ اور تُو اُن کو اپنے گھر کی چوکھٹوں اور اپنے پھاٹکوں پر لکھنا۔

(۱۱) اور اچھی اچھی چیزوں سے بھرے ہوئے گھر جن کو تُو نے نہیں بھرا اور کھودے کھدائے حوض جو تُو نے نہیں کھودے اور انگور کے باغ کے زیتون کے درخت جو تُو نے نہیں لگائے عنایت کرے اور تُو کھائے اور سیر ہو۔

(۱۹) اور خداوند تیرے سب دشمنوں کو تیرے آگے سے دفع کرے جیسا اُس نے کہا۔

شریعت کا لکھا جانا اُس وقت تک کوئی حیثیت نہیں رکھتا جب تک یہ ہمارے علم کو عادت کو تبدیل نہ کرے۔

نتیجہ یہ ہوا کہ صرف شریعت کا علم ہی کافی نہیں بلکہ خدا کا علم ضروری ہے۔ مثال کے طور پر ہم ایمان کے ذریعے خدا کے ساتھ رشتے میں بندھ جاتے ہیں پہلے تمام عہد جو باندھے گئے اُن کا مقصد یہ تھا ایک نیا عہد جو یرمیاہ ۳۱ سے ۳۴ اس میں معافی کی یقین دہانی کرائی گئی ہے یہ صرف یسوع کے صلیب پر خون بہانے کے وسیلہ سے ہی ملتی ہے۔ اور پاک روح کے ذریعے کام کرتی نظر آتی ہے۔ کہ ہم تبدیل ہوں اور اپنے اس نئے عہد میں اپنی ذمہ داری کو پورا کرنے کے قابل ہو سکیں۔ یہاں ہمیں یقین اور اعتماد دلایا جاتا ہے کہ عظیم خدا کے سامنے ہیں ہمیں اس بات کا بھی اعتماد ہونا چاہیے

کہ ہمیں یہ ابدی زندگی ابھی حاصل ہے اور ہم موت سے نکل کر زندگی میں داخل ہوتے ہیں جو پھر کبھی ختم نہ ہوگی۔

۱۔ یوحنا ۵ باب ۱۳ آیت ، یوحنا ۱۱ باب ۲۴، ۲۵ آیت

میں نے تم کو جو خدا کے بیٹے کے نام پر ایمان لائے ہو یہ باتیں اسلئے لکھیں کہ تمہیں معلوم ہو کہ ہمیشہ کی زندگی رکھتے ہو۔ (۱۔ یوحنا ۵ باب ۱۳ آیت)

یوحنا ۱۱ باب ۲۴، ۲۵ آیت

مر تھانے اُس سے کہا کہ میں جانتی ہوں کہ قیامت میں آخری دن جی اٹھیگا۔ یسوع نے اُس سے کہا قیامت اور زندگی تو میں ہوں۔ جو مجھ پر ایمان لاتا ہے گو وہ مر جائے تو بھی زندہ رہیگا۔

اس آخری آیت میں جو نکتہ بیان کیا گیا ہے وہ ایمان لانا ہے جب کوئی ایمان کے فیصلے تک پہنچتا ہے۔ کہ وہ مرنے کے بعد بھی زندہ رہے تو یہ جسمانی طور پر زندہ ہونا ہے۔

اس کا نتیجہ ہے کہ جو یسوع پر ایمان لاتا ہے وہ کبھی ہلاک نہ ہوگا یہ روحانی قیامت ہے کہ ایمان دار کی منزل ابدی زندگی ہے۔ یسوع زندگی ہے اور زندگی کا منبع بھی۔ اس میں شامل ہونے کا واحد راستہ اسی زندگی میں ایمان لانے پر ہے۔

یقیناً اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی یقین دہانی بھی کروائی جاتی ہے، کہ خدا ہمیں نئی زندگی بخشتا ہے جو ہمیں اسی زندگی میں روحانی طور پر حاصل ہو جاتی ہے ہمیں اس کا تجربہ ہوتا ہے۔

روح القدس جو ہر ایک ایماندار کی زندگی میں کام کرتا ہے یہ خدا کی طرف سے بیعانہ کے طور پر ملا ہے ہمارا روح القدس کا تجربہ ہمیں یسوع جیسا بننے میں مدد دیتا ہے ہمیں اس بات کا تجربہ اور یقین اسی زندگی میں دلایا جاتا ہے کہ ہم ابدی زندگی پائیں اور ہم اس ابدی زندگی کے وارث بھی ہیں۔

افسیوں باب ۱۳-۱۴، ۲- کرنتھیوں ۵ باب ۱ سے ۵ آیت، ۱- یوحنا ۴ باب ۱۳ سے ۱۶

اور اُسی میں تم پر بھی جب تم نے کلام حق کو سنا جو تمہاری نجات کی خوشخبری ہے اور اُس پر ایمان لائے پاک موعودہ روح کی مہر لگی۔ وہ ہی خدا کی ملکیت مخلصی کے لئے ہماری میراث کا بیعانہ ہے تاکہ اُسکے جلال کی ستائش ہو۔ (افسیوں باب ۱۳-۱۴)

کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ جب ہمارا خیمہ کا گھر جو زمین پر ہے گرایا جائے گا تو ہم کو خدا کی طرف سے آسمان پر ایک ایسی عمارت ملیگی جو ہاتھ کا بنا ہوا گھر نہیں بلکہ ابدی ہے۔ چنانچہ ہم اس میں کراہتے ہیں اور بڑی آرزو رکھتے ہیں کہ اپنے آسمانی گھر سے ملبس ہو جائیں۔ تاکہ ملبس ہونے کے باعث ننگے نہ پائے جائیں۔ کیونکہ ہم اس خیمہ میں رہ کر بوجھ کے مارے کراہتے ہیں اور بڑی آرزو رکھتے ہیں۔ اس لئے ہمیں کہ یہ لباس اُتارنا چاہتے ہیں بلکہ اس پر اور پہننا چاہتے ہیں تاکہ جو فانی ہے زندگی میں

غرق ہو جائے۔ اور جس نے ہم کو اسی بات کے لئے تیار کیا وہ خدا ہے اور اُسی نے ہمیں روح بیعانہ میں دیا ہے۔ (۲۔ کرنتھیوں ۵ باب ۱ سے ۵ آیت)

چونکہ اُس نے اپنے روح میں سے ہمیں دیا ہے اس سے ہم جانتے ہیں کہ ہم اُس میں قائم رہتے ہیں اور وہ ہمیں۔ اور ہم نے دیکھ لیا ہے اور گواہی دیتے ہیں کہ باپ نے اپنے بیٹے کو منجی کر کے بھیجا ہے۔ جو کوئی اقرار کرتا ہے کہ یسوع خدا کا بیٹا ہے خدا اُس میں رہتا ہے اور وہ خدا میں۔ جو محبت خدا کو ہم سے ہے اُسکو ہم جان گئے اور ہمیں اُسکا یقین ہے۔ خدا محبت ہے اور جو محبت میں قائم رہتا ہے وہ خدا اُس میں قائم رہتا ہے۔ (۱۔ یوحنا ۴ باب ۱۳ سے ۱۶)

تمام ایماندار ابدی زندگی رکھتے ہیں اور موت سے زندگی میں آئے ہیں۔ لیکن سبھی ایماندار اس زندگی میں خدا کے ساتھ نہیں چلتے اس لئے وہ اس خوبصورت اور طاقت کا تجربہ حاصل نہیں کرتے جو نئی زندگی انہیں عطا کرتی ہے۔ وہ یہ بھول جاتے ہیں کہ سب کو معافی ملتی ہے۔

پس ہر طرح کی بد خواہی اور سارے فریب اور ریاکاری اور حسد اور ہر طرح کی بد گوئی کو دور کر کے۔ نو زاد بچوں کی مانند خالص روحانی دودھ کے مشتاق رہو تاکہ اُسکے ذریعے نجات حاصل کرنے کے لئے بڑھتے جاؤ۔ اگر تم نے خدا کے مہربان ہونے کا مزہ چکھا ہے۔ اُسکے آدمیوں کے در کئے ہوئے پر خدا کے چُنے ہوئے اور قیمتی زندہ پتھر کے پاس آکر۔ تم بھی زندہ پتھروں کی طرح روحانی گھربنتے جاتے ہو تاکہ کاہنوں کا مقدس فرقہ بن کر ایسی روحانی قربانیاں چڑھاؤ جو یسوع مسیح کے وسیلہ سے

خدا کے نزدیک مقبول ہوتی ہیں۔ چنانچہ کتاب مقدس میں آیا ہے کہ دیکھو۔ میں صیون میں کونے کے سرے کا پُنا ہوا قیمتی پتھر رکھتا ہوں جو اُس پر ایمان لاتا ہے ہر گز شرمندہ نہ ہوگا۔

پس تم ایمان لانے والوں کے لئے تو وہ قیمتی پتھر ہے مگر ایمان نہ لانے والوں کے لئے

جس پتھر کو معماروں نے رد کیا وہی کونے کے سرے کا پتھر ہو گیا۔ اور ٹھیس لگنے کا پتھر اور ٹھوکر

کھانے کی چٹان ہوا کیونکہ وہ نافرمان ہو کر کلام سے ٹھوکر کھاتے ہیں اور اسی لئے مقرر بھی ہوئے

تھے۔ لیکن تم ایک برگزیدہ نسل۔ شاہی کاہنوں کا فرقہ۔ مقدس قوم اور ایسی اُمت ہو جو خدا کی خاص

ملکیت ہے تاکہ اُس کی خوبیاں ظاہر کرو جس نے تمہیں تاریکی سے اپنی عجیب روشنی میں بلایا

ہے۔ (۲۔ پطرس ۱ سے ۹ آیت)

ہمیشہ کی زندگی کا تجربہ حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ خدا کے ساتھ ساتھ چلا جائے۔ اسکی

تابع فرمانی کی جائے۔ محبت میں ضروری ہے کہ اس کے ساتھ ہمارا تعلق مضبوط ہو۔ جب ہم اُس کے

ساتھ ساتھ چلتے ہیں تو وہ اس محبت کو ہمارے دلوں میں اور مضبوط کرتا ہے۔ مسیحی کا خداوند میں

بڑھنا ہی اس کا خدا کے ساتھ شخصی تعلق ہے۔

پطرس رسول ۲۔ پطرس میں بیان کرتا ہے کہ ہماری ہر طرح کی خوشی خدا کو جاننے ہی سے آتی ہے

اور اسی کے وسیلے سے ہم اپنے گرد فضل اور خوبصورتی پیدا کرتے ہیں۔

کیونکہ اُس کی الہی قدرت نے وہ سب چیزیں جو زندگی اور دینداری سے متعلق ہیں ہمیں اُس کی پہچان کے وسیلہ سے عنایت کیں جس نے ہم کو اپنے خاص جلال اور نیکی کے ذریعہ سے بلایا۔ جنکے باعث اُس نے ہم سے قیمتی اور نہایت بڑے وعدے کئے تاکہ اُنکے وسیلہ سے تم خرابی سے جھوٹ کر جو دنیا میں بُری خواہش کے سبب سے ہے ذاتِ الہی میں شریک ہو جاؤ۔ پس اسی سبب سے تم اپنی طرف سے کمال کو شش کر کے اپنے ایمان پر نیکی اور نیکی پر معرفت۔ اور معرفت پر پرہیزگاری اور پرہیزگاری پر صبر اور صبر پر دینداری۔ اور دینداری پر برادرانہ اُلفت اور برادرانہ اُلفت پر محبت بڑھاؤ کیونکہ اگر یہ باتیں تم میں موجود ہوں اور زیادہ بھی ہوتی جائیں تو تم کو ہمارے خداوند یسوع مسیح کے پہچاننے میں بیکار اور بے پھل نہ ہونے دینگے۔ (۲۔ پطرس باب ۳ سے ۸ آیت)

خدا کے بارے میں جاننا اسکے دل اسکی مرضی اسکی اقدار اور اسکا پیار یہی اس زندگی کو بھرپور طور سے گزارنے کے لئے ضروری ہے تاکہ ہم خدا میں رہتے ہوئے اس زندگی میں پھل پیدا کریں جیسا کہ یسوع نے یوحنا ۱۵ باب میں ہمیں شاخوں سے تشبیہ دی ہے۔

خدا کو جاننا اسکے ساتھ شراکت کرنے کے برابر ہے۔ دعا میں اسکے کاموں کا بیان کرتے ہوئے اس کے کلام پر دھیان دیتے ہوئے ان باتوں کو ضرور یاد رکھیں جو خدا نے آپ کو اس زندگی میں سکھائی ہے یہ کیوں ضروری ہیں ہمیں اس بات کا خیال رکھنا چاہیے۔

خدا کو جاننا اور اس زندگی کے بارے میں جو اس سے جاری ہوتی ہے یہی وہ نجات ہے جس کی خبر ہمیں نیا عہد دیتا ہے۔ یہ مذہبی نہیں بلکہ حقیقی شراکت داری ہے یہ شریعت نہیں بلکہ زندگی ہے یہ کام نہیں بلکہ بھید ہے۔

ہمیں کرسمس کے موقع پر اس بات کو یاد رکھنا چاہیے کہ ہم تجسم کو مناتے ہیں تو ہماری نجات خدا کی ذات میں مکمل ہوتی نظر آتی ہے۔ جس میں باپ بیٹا اور روح القدس شامل ہیں۔ ہمیں اس بات کو بھی یاد رکھنا چاہیے کہ ہم خدا کے اس مکمل کام کے لئے شکرگزاری کرتے رہیں گناہ کی وجہ سے کھڑی کی گئی دیوار ہماری زندگیوں سے ہٹ جائے تاکہ ہم پورے طور سے اس زندگی کو حاصل کریں اور خدا کے دل تک پہنچ سکیں۔

ہمیں اس کا شکر کرنا چاہیے کیونکہ وہ کام جو اُس نے ہماری زندگیوں میں کیا ہے وہ ہم سے مطالبہ کرتا ہے کہ ہم اُسکی ابدی زندگی میں اُسکے ساتھ اسی طرح رہیں جس طرح اُس نے رہنے کے لئے بنائی تھی۔

اگر ہم ان باتوں کا جائزہ لیں کہ خدا نے ہمیں بچانے کے لئے کیا انتظام کیا تو اسے ہم تثلیث کے ہر پہلو میں دیکھ سکتے ہیں مکمل طور پر بیٹا انسان بن کر زمین پر آیا۔

خدا باپ نے جو اُسے پیار کرتا ہے بھیجا اس لئے کہ وہ انسان سے پیار کرتا ہے بیٹا خدا کے ساتھ الوہیت میں رہتا تھا۔ پاک روح نے معجزانہ طور پر مریم کے بطن میں یسوع کو ڈالا۔

بیٹا انسانی صورت میں بھی اپنی الوہیت، الہی صفات کے ساتھ اس دنیا میں آیا اور گلی طور پر اس نے پاک روح میں رہتے ہوئے زندگی گزاری اور باپ کی مکمل تابع فرمانی کی۔

زمینی زندگی کے دوران بیٹے کا وعدہ ہر اُس شخص کے ساتھ ہے جو ایمان رکھتا ہے دعویٰ کرتا ہے اور یقین رکھتا ہے وہ ہمیشہ کی زندگی پائے گا۔ صلیب پر اپنی جان دینے سے پہلے یسوع نے وعدہ کیا کہ وہ ہر ایک ایماندار کو مددگار روح القدس کی صورت میں بھیجے گا۔

اس کا یہ بھی وعدہ ہے کہ روح القدس ہمیں خدا اور بیٹے کے بارے میں بھید کی باتیں بتائے گا۔ یسوع نے روح القدس کے ذریعے اپنے آپ کو قربانی کے لئے پیش کیا۔ وہ شریعت توڑنے والوں کے لئے قربان ہوا۔ صلیب پر بے عیب برے کی قربانی بنی تاکہ شریعت کو پورا کیا جاسکے۔ اُس نے وہ سزا اپنے اوپر لے لی۔

باپ نے بیٹے کی قربانی کو قبول کیا اور اسے مردوں میں سے جلایا۔ اور آسمانی مقاموں میں بیٹھایا۔ باپ کی طرف سے پاک روح بھیجا گیا کہ وہ ایمانداروں کے دلوں میں کام کرے اور بیٹے کی اس قربانی کو واضح طور پر سمجھا سکے تاکہ ایماندار اس میں بڑھیں اور ابدی زندگی کے تجربے کو حاصل کریں۔ جس کے ساتھ اس زندگی میں رہتے ہوئے خوشی محبت، امن کے ساتھ خدا میں رہتے ہوئے زندگی گزاریں۔

قیامت کے وقت پاک روح ہمیں مکمل طور پر جسمانی حالت سے روحانی حالت میں ہمارے بدنوں کو بدل دے گا۔ یہی پاک روح ہم انسانوں کو اس قابل بناتا ہے کہ ہم اس الہی انتظام کا پیغام دوسروں تک پہنچائیں جیسے کہ میں اور آپ۔

ہمیشہ کی زندگی کی اس دعوت کی بنیاد اسی کا انتظام ہے۔ یہ ہمارے کام کے وسیلے نہیں ہے۔ راستبازی اور صلح کا یہ پیغام خدا کی طرف سے ایک تحفہ ہے ساری دنیا کے لئے جس کے لئے ہمیں کچھ کرنے کی ضرورت نہیں۔

تشلیث کے خدا ہی نے یہ سب کام اپنی اس محبت میں ہمارے لئے کیا کہ ہم اس کے اس تحفے کو مفت پائیں اور اس کے پیار میں ابدی زندگی گزاریں۔

مگر اب شریعت کے بغیر خدا کی ایک راستبازی ظاہر ہوئی ہے جسکی گواہی شریعت اور نبیوں سے ہوتی ہے۔ یعنی خدا کی وہ راستبازی جو یسوع مسیح پر ایمان لانے سے سب ایمان لانے والوں کو حاصل ہوتی ہے۔ کیونکہ کچھ فرق نہیں۔ اسلئے کہ سب نے گناہ کیا اور خدا کے جلال سے محروم ہیں۔ مگر اُس کے فضل کے سبب سے اُس مخلصی کے وسیلہ سے جو مسیح یسوع میں ہے مفت راستباز ٹھہرے جاتے ہیں۔ اُسے خدا نے اُسکے خون کے باعث ایک ایسا کفارہ ٹھہرایا جو ایمان لانے سے فائدہ مند ہو تاکہ جو گناہ پیشتر ہو چکے تھے اور جن سے خدا نے تحمل کر کے طرح دی تھی اُن کے بارے میں اپنی راستبازی ظاہر کرے۔ بلکہ اسی وقت اُس کی راستبازی ظاہر ہو تاکہ وہ خود بھی عادل رہے اور جو

یسوع پر ایمان لائے اُسکو ابدی راستباز ٹھہرانے والا ہو۔ پس فخر کہاں رہا؟ اس کی گنجائش ہی نہیں کونسی شریعت کے سبب سے؟ کیا اعمال کی شریعت سے؟ نہیں بلکہ ایمان کی شریعت سے۔ چنانچہ ہم یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ انسان شریعت کے اعمال کے بغیر ایمان کے سبب سے راستباز ٹھہرتا ہے۔ کیا خدا صرف یہودیوں ہی کا ہے غیر قوموں کا نہیں؟ بیشک غیر قوموں کا بھی ہے۔ کیونکہ ایک ہی خدا ہے جو مخلصوں کو بھی ایمان سے اور ناممکنوں کو بھی ایمان ہی کے وسیلہ سے راستباز ٹھہرایگا۔ (رومیوں ۳ باب ۲۱ سے ۳۰ آیات)

کیونکہ ہم بھی پہلے نادان۔ نافرمان۔ فریب کھانے والے اور رنگ برنگ کی خواہشوں اور عیش و عشرت کے بندے تھے اور بد خواہی اور حسد میں زندگی گزارتے تھے۔ نفرت کے لائق تھے اور آپس میں کینہ رکھتے تھے۔ مگر جب ہمارے مہربانی اور انسان کے ساتھ اُس کی اُلفت ظاہر ہوئی۔ تو اُس نے ہم کو نجات دی مگر راستبازی کے کاموں کے سبب سے ہم نے خود کئے بلکہ اپنی رحمت کے مطابق نئی پیدائش کے غسل اور روح القدس سے ہمیں نئے بنانے کے وسیلہ سے۔ جسے اُس نے ہمارے مہربانی یسوع مسیح کی معرفت ہم پر افراط سے نازل کیا۔ تاکہ ہم اُس کے فضل سے راستباز ٹھہر کر ہمیشہ کی زندگی کی اُمید کے مطابق وارث بنیں۔ (طس ۳ باب ۳ سے ۷ آیات)

جب ہم خدا کے ساتھ اس زندگی میں خوشی مناتے ہیں تو اُسکی مرضی اور اُسکے پیار کو مکمل طور پر جانتے ہوئے زندگی بسر کریں ہمیں اس بات کا بھی احساس کرنا چاہیے کہ ہماری اس شراکت کے لئے اس نے بڑی قیمت ادا کی ہے۔

بیت لحم کی چرنی آسان جگہ ہے لیکن صلیب آسان نہیں اسی پیار میں وہ بڑھتا رہا۔

اُس کا پیار ہمیں اُسکے قریب سے قریب تر لے جاتا ہے تاکہ ہم اس زندگی میں روز بروز اس میں رہتے ہوئے زندگی گزاریں وہ لوگ جو پہلے سے اسے جانتے ہیں۔ اور خدا پر مکمل ایمان رکھتے ہیں ان کے لئے ضروری ہے کہ وہ اس کے پیغام کو لے کر دوسروں کی زندگیوں تک پہنچیں اور یسوع کی نجات کے پیغام کو دوسروں تک پہنچائیں کہ ہم اُس کے عظیم فضل تک کیسے پہنچیں۔

پس جب ایمان سے راستباز ٹھہرے تو خدا کے ساتھ اپنے خداوند یسوع مسیح کے وسیلہ سے صلح رکھیں۔ جسکے وسیلہ سے ایمان کے سبب سے اُس فضل تک ہماری رسائی بھی ہوئی جس پر قائم ہیں اور خدا کے جلال کی اُمید پر فخر کریں۔ (رومیوں ۵ باب ۱، ۲ آیت)

ہم اس سیزن میں اُس خدا کو جانتے ہوئے قدم رکھتے ہیں تو ہم اُسکی محبت اور اُسکے کام کو پورے طور سے پہچانتے ہوئے آگے بڑھیں تاکہ اسکی محبت ہماری زندگیوں کو سیراب کرتی رہے۔

خداوند یوں فرماتا ہے کہ نہ صاحبِ حکمت اپنی حکمت پر اور نہ ہی قوی اپنی قوت پر اور نہ مالدار اپنے مال پر فخر کرے۔ لیکن جو فخر کرتا ہے اس پر فخر کرے کہ وہ سمجھتا اور مجھے جانتا ہے کہ میں ہی خداوند ہوں جو دنیا میں شفقت و عدل اور راستبازی کو عمل میں لاتا ہوں کیونکہ میری خوشنودی ان ہی باتوں میں ہے خداوند فرماتا ہے۔ (یرمیاہ ۹ باب ۲۳، ۲۴)

خداوند تھانوں برکت دیوئے، گلن ہلر

Knowing God – the Source of Eternal Life in the Present

Christmas 2011

The God of the Bible spoke into history to tell us of our purpose, our natures, our problems, and of His desire and ability to bring virtue and healing to our lives. He offered us immortality and true life – not just existence.

*In hope of **eternal life**, which God, who never lies, **promised** before the ages began (Letter to Titus 1.2)*

*This is the **promise** which He Himself made to us: **eternal life**. (1 Jn 2:25).*

*For God saved us and called us to live a holy life. He did this, not because we deserved it, but because that was his plan from before the beginning of time—to show us his grace through Christ Jesus. And now he has made all of this plain to us by the appearing of **Christ Jesus, our Savior. He broke the power of death and illuminated the way to life and immortality** through the Good News. (2 Ti 1:9–10).*

*For it is my **Father's will** that all who see his Son and **believe in him** should have **eternal life**. (Jn 6:40).*

As Jesus walked among us, we saw this Eternal life in His life, character and words:

*And the testimony is this, that God has given us eternal life, and **this life is in His Son**. (1 Jn 5:11).*

*We proclaim to you the one who existed from the beginning, whom we have heard and seen. We saw him with our own eyes and touched him with our own hands. He is the Word of life. **This one who is life itself was revealed to us**, and we have seen him. And now we testify and proclaim to you that **he is the one who is eternal life**. He was with the Father, and then he was revealed to us. (1 Jn 1:1–2).*

Writers comment on this last passage:

“In both the Gospel and the epistle, John reveals that he (along with the other apostles) has heard, seen, and even handled God in the flesh. In both books, he tells us that the one they experienced is both “the Word” and “eternal life.” The apostles had come to the realization that the **Word of life, who had been in face-to-face fellowship with the Father for all eternity, had entered into time to be manifest in human flesh to them**. ... This experience was so life-changing and so memorable that John used the perfect tense verbs (“have seen” and “have heard”—1:1, 3) to convey the idea that the apostles’ past experience of the God-man, the incarnate Son of God, was still vivid and present with them. **When the Son entered into time, the eternal fellowship of the Father and Son also entered into time**. Thus, to have heard Jesus

was to have heard the Father speaking in the Son (John 14:10, 24), to have seen Jesus was to have seen the Father (John 14:8–10), and to have known him was to have known him who was one with the Father (John 10:30, 38). The Son and the Father are so united that they are said to indwell each other (John 14:8–10). Christ perfectly expressed the Father because he lived in perfect union with him. Thus, for the disciples, to know Jesus was to know the Father. [Osborne, G., & Philip W. Comfort. (2007). Cornerstone biblical commentary, Vol 13: John and 1, 2, and 3 John (331). Carol Stream, IL: Tyndale House Publishers.]

“Duration (everlasting, or even without beginning) is not the primary issue; it is a life from another eon (age) or sphere. **Indeed, it is the life of God Himself; and since only the Son has come down from that sphere and from God, he is the only one who can communicate that life.** More simply, Jesus Christ is the eternal life (1 John 5:20) [Brown, R. E. (2008). The Epistles of John: Translated, with introduction, notes, and commentary (168). New Haven; London: Yale University Press.]

“Eternal life” is a spiritual quality of life, which God gives to every believer through Jesus his Son (cf. John 3:16; 17:2–3). **It is not to be thought of as life prolonged to infinity, but as a sharing of living fellowship with the Father**, in which “the category of time recedes before that of **moral quality**”. In the words of Maurice, if eternal life is “that which was manifested in Christ, in His words and acts, **then it is a life of gentleness, justice, truth**”; and you “**cannot measure these by the clocks.**” In Johannine terms, “eternal life” is a synonym for “salvation.” [Smalley, S. S. (2002). Vol. 51: Word Biblical Commentary : 1,2,3 John. Word Biblical Commentary (10). Dallas: Word, Incorporated.]

But this immortal and robust eternal life comes by **knowing** God:

*After Jesus said these things, he looked toward heaven and prayed, “Father, the time has come. Give glory to your Son so that the Son can give glory to you. 2 You gave the Son power over all people so that the **Son could give eternal life** to all those you gave him. 3 And **this is eternal life: that people know you, the only true God, and that they know Jesus Christ, the One you sent.** (Jn 17:1–3).*

God the Father can be known, and He can be known through knowing Christ—His own self-expression and image in history.

Indeed, the promises of God in the Old Testament specifically point to knowing God. Two of these promises focus on the coming of Messiah Jesus.

In Isaiah 11, the Messiah is prophesized to make the knowledge of God universal:

*There shall come forth a shoot from the stump of Jesse, and a branch from his roots shall bear fruit. **And the Spirit of the LORD shall rest upon him, the Spirit of wisdom and understanding, the Spirit of counsel and might, the Spirit of knowledge and the fear of the LORD.** And his delight shall be in the fear of the LORD. He shall not judge by what his eyes see, or decide*

*disputes by what his ears hear, but with righteousness he shall judge the poor, and decide with equity for the meek of the earth... They shall not hurt or destroy in all my holy mountain; **for the earth shall be full of the knowledge of the LORD as the waters cover the sea.** In that day the root of Jesse, who shall stand as a signal for the peoples—**of him shall the nations inquire**, and his resting place shall be glorious.*

One commentator said this:

“In these verses the character and work of the “Branch” are described. The Spirit of the LORD will rest on Him, that is, the Holy Spirit would empower Him (at Jesus’ baptism, Matt. 3:16-17) for **His work which would be characterized by wisdom... understanding... counsel... power... knowledge, and the fear of the LORD. The attributes of the Holy Spirit would characterize the Messiah.** Because of His wisdom, understanding, counsel, and knowledge He is the Wonderful Counselor (Isa. 9:6)... He is characterized by the fear of the LORD and has delight in it (11:3) just as His people should have. To fear God is to respond to Him in awe, trust, obedience, and worship. (Interestingly all three persons of the Trinity are suggested in vv. 1-2.) The Messiah constantly seeks to do what God the Father wants Him to do. This contrasted with the religious leaders in Isaiah’s day who were unconcerned about following God’s Word.... The reason such tranquility is possible is that **all the earth will be full of the knowledge of the LORD** (Isa. 11:9; cf. Jer. 31:34; Hab. 2:14). This means more than people knowing intellectually about the Lord. The idea is that people everywhere will live according to God’s principles and Word. ... The Messiah, the Root of Jesse, will be a means of rallying **for the nations** (cf. v. 12; Zech. 14:9, 16). Jesus Himself made the same point **that many people from outside Israel will have a part in God’s kingdom** (Luke 13:29). God had promised **Abraham** that through his line **all peoples on the earth would be blessed** (Gen. 12:3). [Walvoord, J. F., Zuck, R. B., & Dallas Theological Seminary. (1983-). *The Bible knowledge commentary : An exposition of the scriptures* (Is 11:1–10). Wheaton, IL: Victor Books.]

And in Jeremiah 31, God promises a New Covenant with Israel—which Jesus inaugurated by His death on the Cross and which also has benefits for all nations:

*But this is the covenant which I will make with the house of Israel after those days,” declares the LORD, “I will put My law within them and on their heart I will write it; and I will be their God, and they shall be My people. “They will not teach again, each man his neighbor and each man his brother, saying, ‘Know the LORD,’ **for they will all know Me, from the least of them to the greatest of them,**” declares the LORD, “for I will forgive their iniquity, and their sin I will remember no more.”*

And commentators point out that this is accomplished by the giving of the Holy Spirit by the Father and by the Risen Christ:

“The result of the new covenant is to **be the universal knowledge of God**. The Mosaic law required the people to teach the law to their children (e.g., Deut 6:4–9; 11:19). ... Having the law written on one’s heart is not so much a matter of immediate knowledge as transformed attitudes and behavior (22:16). **The result is said to be not just the knowledge of the law but the knowledge of the Lord, i.e., a relationship with the Lord of the covenant by faith**, the goal of all the earlier covenants.” [Huey, F. (2001). Vol. 16: Jeremiah, Lamentations (electronic ed.). Logos Library System; The New American Commentary (285–286). Nashville: Broadman & Holman Publishers.]

“The new covenant (cf. Jer 31:31–34) carried with it **assurance of forgiveness through Jesus’ blood shed on the cross and the inner work of the Holy Spirit** in motivating us and enabling us to fulfill our covenantal responsibility.” [Leifeld, W. L. (1984). Luke. In F. E. Gaebelin (Ed.), The Expositor's Bible Commentary, Volume 8: Matthew, Mark, Luke (F. E. Gaebelin, Ed.) (1027). Grand Rapids, MI: Zondervan Publishing House.]

There is an **assurance and confidence** we have before our great God—we can know for **sure that we have this eternal life now**, and have passed from death to life, never to die again:

*I have written this to you who believe in the name of the Son of God, so that you **may know you have eternal life**.* (1 Jn 5:13).

*Very truly I tell you, whoever hears my word and believes him who sent me **has eternal life and will not be judged but has crossed over from death to life**.* (Jn 5:24).

*Jesus said to her, “I am the resurrection and the life. Those who believe in me will have life even if they die. 26 And everyone **who lives and believes in me will never die**.* (Jn 11:25–26).

On this last verse:

“The key is belief. The one who comes to a faith-decision “will live, even after dying.” This is the physical resurrection. Death has no hold on the one who believes. Though it is “the last enemy” (1 Cor 15:26a), its destiny is “to be destroyed” (1 Cor 15:26b). **The one who lives and believes in Jesus “will never ever die.” This is the spiritual resurrection; eternal life is the believer’s destiny.** Jesus is life and controls life; the only way to participate in his life is via faith . [Osborne, G., & Philip W. Comfort. (2007). Cornerstone biblical commentary, Vol 13: John and 1, 2, and 3 John (170). Carol Stream, IL: Tyndale House Publishers.]

Indeed, in addition to the certainty of the promises of Jesus in the scriptures, God also gives us **evidence** of our possession of this new life through the spiritual experiences in our lives **in this world**.

The Holy Spirit, which indwells every believer, is God’s down-payment to us. Our experience of the Holy Spirit—as He grows Christlikeness in our lives—gives us evidence that immortality and eternal life is ours:

*And now you Gentiles have also heard the truth, the Good News that God saves you. And **when you believed in Christ**, he identified you as his own by **giving you the Holy Spirit**, whom he promised long ago. **The Spirit is God's guarantee** that he will give us the inheritance he promised and that he has purchased us to be his own people. He did this so we would praise and glorify him. (Eph 1:13–14)*

*For while we are in this tent [the human body], we groan and are burdened, because we do not wish to be unclothed but to be clothed with our heavenly dwelling, **so that what is mortal may be swallowed up by life**. Now the one who has fashioned us for this very purpose is **God, who has given us the Spirit as a deposit, guaranteeing what is to come**. (2 Co 5:1–5).*

***And God has given us his Spirit as proof** that we live in him and he in us.¹⁴ Furthermore, we have seen with our own eyes and now testify that the Father sent his Son to be the Savior of the world. ¹⁵ All who confess that Jesus is the Son of God have God living in them, and they live in God. ¹⁶ We know how much God loves us, and we have put our trust in his love. (1 Jn 4:13–16).*

All believers have eternal life and have passed from death to life, but not all believers walk with God in this life, and so some believers do not experience the beauty and power of the New Life resident inside them—they can even forget that they have been forgiven (2 Pet 1.9). To experience the qualitative and transforming Eternal Life now, requires walking with God and abiding in His love. It requires us to live in an active relationship with the Living God, and He grows His beauty and love in our hearts as we walk closely with Him.

And the Christian walk is still about knowing God personally and intimately!

The apostle Peter tells us in 2 Peter 1 that everything we need for a life that honors and enjoys God comes from knowing Him, and that by living according to that knowledge we can produce beauty and grace around us:

*His divine power has **granted to us all things that pertain to life and godliness, through the knowledge of him** who called us to his own glory and excellence, ⁴ by which he has granted to us his precious and very great promises, so that through them you may become partakers of the divine nature, having escaped from the corruption that is in the world because of sinful desire. ⁵ For this very reason, make every effort to supplement your faith with virtue, and virtue with knowledge, ⁶ and knowledge with self-control, and self-control with steadfastness, and steadfastness with godliness, ⁷ and godliness with brotherly affection, and brotherly affection with love. ⁸ For if these qualities are yours and are increasing, **they keep you from being ineffective or unfruitful in the knowledge** of our Lord Jesus Christ. (2 Pe 1:3–8).*

Knowing God—His heart, His will, His values, His love—is critical to the enjoyment of God in this life and essential to producing fruit. Jesus described this once in terms of branches abiding in the vine (John 15).

Knowing God is communing with God—in prayer, reflecting on His works, interaction with His Scriptures, and in listening to others about the lessons God had taught them.

To illustrate how important this is, we should note that three of the apostle Paul's prayers in scripture are for believers to **know God better!**

*For this reason I too, having heard of the faith in the Lord Jesus which exists among you and your love for all the saints, do not cease giving thanks for you, while **making mention of you in my prayers; that the God of our Lord Jesus Christ, the Father of glory, may give to you a spirit of wisdom and of revelation in the knowledge of Him.** I pray that the eyes of your heart may be enlightened, so that **you will know what is the hope of His calling, what are the riches of the glory of His inheritance in the saints, and what is the surpassing greatness of His power toward us who believe.***(Eph 1:15–19).

*For this reason **I bow my knees before the Father,** 15 from whom every family in heaven and on earth is named, 16 that according to the riches of his glory **he may grant you to be strengthened with power through his Spirit in your inner being,** 17 so that Christ may dwell in your hearts through faith—that you, being rooted and grounded in love, 18 **may have strength to comprehend with all the saints what is the breadth and length and height and depth,** 19 **and to know the love of Christ that surpasses knowledge,** that you may be filled with all the fullness of God. (Eph 3:14–19).*

*And so, from the day we heard, we have not ceased to **pray for you, asking that you may be filled with the knowledge of his will in all spiritual wisdom and understanding,** 10 so as to walk in a manner worthy of the Lord, fully pleasing to him, bearing fruit in every good work and increasing in the knowledge of God.*(Col 1:9–10).

Knowing God—and the life that flows from Him—is what salvation in the New Testament is all about. It is not about religion, but about relationship. It is not about law, but about life. It is not about works, but about wonder.

We should remember at Christmas time—though we celebrate the Incarnation in this season—that our salvation was the work of the full Godhead—Father, Son, and Holy Spirit. We should remember and give thanks for the completeness of God's work, in removing the barrier caused by our sin and thus opening up access to His life and heart.

We should thank Him because the work required to ensure our salvation and eternal life *with Him* was all done *by Him!*

If we review the basic facts of how God saved us, we can see the richness and roles of each Person in the Trinity.

- The Son chose to come to earth as a human
- The Father who loved Him from eternity to eternity sent Him, because of love for us humans
- The Holy Spirit miraculously created this unique Jesus inside the womb of Mary.
- The Son—now in human form and yet still also having His divine nature—depended upon the Holy Spirit to live his human life in perfect obedience and submission to the Father.

- During his life on earth, the Son promised that every person who believed His claims and trusted in His work as savior would be exempt from the Final Judgment and be given eternal life by the Father.
- Before His sacrifice on the Cross for us, Jesus promised that He and the Father would send a down-payment of eternal life to believers, in the person of the Holy Spirit.
- He also promised that this Holy Spirit would reveal more about God the Son and God the Father as part of the Spirit's ministry.
- Jesus then offered himself up through the Holy Spirit on the Cross as a substitute sacrifice for us law-breakers. He took the punishment that we deserve from the Father upon Himself, and suffered in our place.
- The Father accepted the Son's sacrifice, raised Him from the dead, and exalted Him to heaven.
- The Holy Spirit was then sent by the Father and the Son to live inside believers, and to begin growing, from within, the experience of Eternal Life—including internal joy, love, peace, and intimacy with God. At the Resurrection, this indwelling Holy Spirit will completely renew our human bodies into immortal bodies.
- This same Holy Spirit enables humans to share the message of God's offer of eternal life with other people—like you and I.
- His offer of eternal life is based upon His own works—not ours. Righteousness and Peace with God are a gift from him—not something we work for. The triune God did all the work—out of His love—and we can enjoy His gift freely **and be forever confident in His love:**

*But now God has shown us a way to **be made right with him without keeping the requirements of the law**, as was promised in the writings of Moses and the prophets long ago. 22 **We are made right with God by placing our faith in Jesus Christ.** And this is **true for everyone who believes**, no matter who we are.*

*23 For everyone has sinned; we all fall short of God's glorious standard. 24 Yet God, with undeserved kindness, **declares that we are righteous.** He did this **through Christ Jesus when he freed us from the penalty for our sins.** 25 For **God presented Jesus as the sacrifice for sin.** People are made right with God **when they believe that Jesus sacrificed his life**, shedding his blood. This sacrifice shows that God was being fair when he held back and did not punish those who sinned in times past, 26 for he was looking ahead and including them in what he would do in this present time. God did this to demonstrate his righteousness, for he himself is fair and just, and **he declares sinners to be right in his sight when they believe in Jesus.** 27 Can we boast, then, that we have done anything to be accepted by God? No, because our acquittal is not based on obeying the law. It is based on faith. 28 **So we are made right with God through faith and not by obeying the law.** 29 After all, is God the God of the Jews only? Isn't he also the God of the Gentiles? Of course he is. 30 **There is only one God, and he makes people right with himself only by faith, whether they are Jews or Gentiles.** (Romans 3:21–30).*

Once we, too, were foolish and disobedient. We were misled and became slaves to many lusts and pleasures. Our lives were full of evil and envy, and we hated each other. 4 But—"When God

*our Savior revealed his kindness and love, 5 **he saved us, not because of the righteous things we had done, but because of his mercy.** He washed away our sins, **giving us a new birth and new life through the Holy Spirit.** 6 He generously poured out the Spirit upon us through Jesus Christ our Savior. 7 Because of his grace **he declared us righteous and gave us confidence that we will inherit eternal life.**” (Letter to Titus 3:3–7).*

As we enjoy our relationship with God—knowing His heart, His love, and His good-hearted will for us—we must realize that our reconciliation with Him was costly to Him. The manger in Bethlehem was easy—the Cross at Golgotha was not. Yet His love drove Him forward and His love beckons us to draw closer and closer to Him, in our daily lives on earth.

As those who know and are secure with God—through His reaching into our lives with the Gospel of Christ—we stand in the spotlight of His amazing grace:

*Therefore, since we have been made right in God’s sight by faith, we have peace with God because of what Jesus Christ our Lord has done for us. 2 Because of our faith, **Christ has brought us into this place of undeserved privilege where we now stand** (Ro 5:1–2).*

May we walk with our precious God this season and boast about HIS goodness, His character, and His activity of kindness and nurturing in our lives--

*Thus says the LORD: “Let not the wise man boast in his wisdom, let not the mighty man boast in his might, let not the rich man boast in his riches, 24 but **let him who boasts boast in this, that he understands and knows me,** that I am the LORD who practices steadfast love, justice, and righteousness in the earth. For in these things I delight, declares the LORD.” (Je 9:23–24).*

Warmly,

Glenn Miller, Dec 2011

.....